اسٹیٹ بینک میں نظم ونسق کا ڈھانچہ

اسٹیٹ بینک میں نظم ونسق کا ڈھانچہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء میں صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے تحت عمومی نگرانی اور دیگر کاروباری امور چلانے کے اختیارات مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کوتفویض کیے گئے ہیں۔مرکزی بورڈ کا چیئرمین گورنر ہوتا ہے جو بورڈ کی طرف سے بینک کے معاملات کا انتظام چلاتا ہے۔گورنر کے سوا مرکزی بورڈ کے تمام ڈائریکٹرز نان ایگزیکٹو ارکان ہوتے ہیں۔مرکزی بورڈ کی معاونت کے لیے نان ایگزیکٹو ڈائریکٹروں اور انتظامیہ کے نمائندوں پر مشتمل متعدد کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جبکہ ضرورت کے مطابق آزاد ماہرین کی خدمات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔یہ کمیٹیاں مرکزی بورڈ کے سامنے پیش کیے جانے سے قبل تجاویز کا جائزہ لیتی ہیں۔بینک کے نظم ونسق اور قانونی ڈھانچے کو مزید بہتر بنانے کے حوالے سے پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنے کے لیے ایس بی پی ایکٹ اور بینکنگ ایکٹ پر اہم کام مکمل کیا جا چکا ہے۔گورنر کی سربراہی میں قائم کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم کے ارکان بینک کے سینئر ایگزیکٹوز ہوتے ہیں اور یہ کمیٹی حساس آپریشنل معاملات پر مباحثوں اور فیصلوں کا اہم فورم ہے۔

اختیار واحتساب

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت اسٹیٹ بینک کو ملک کے مرکزی بینک کی حیثیت دی گئی ہے۔یہ بینک 99.9 فیصد حکومت کی ملکیت ہے۔بینک کا مرکزی بورڈ معیشت کی کیفیت کے متعلق سہ ماہی رپورٹ پارلیمنٹ کو پیش کرتا ہے جس میں معاشی نمو، زری رسد، قرضوں، ادائیگیوں کے توازن اور قیمتوں کی صورتحال کا خصوصی حوالہ بھی شامل ہوتا ہے۔اسٹیٹ بینک عوام اور وفاقی حکومت کے لیے سالانہ آڈٹ شدہ اکاؤنٹس اور اپنے کام کے متعلق رپورٹ بھی جاری کرتا ہے۔

مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز قائم کیا گیا جو کہ گورنر، سیکریٹری خزانہ اور سات نان ایگزیکٹو ڈائریکٹروں پر مشتمل ہے جنہیں وفاقی حکومت نامزد کرتی ہے۔ہر صوبے سے ایک ڈائریکٹر لیا جاتا ہے۔ایسے افراد کی تقرری کی جاتی ہے جو زراعت، بینکاری اور صنعتی شعبوں میں وسیع تجربہ رکھتے ہوں، جس سے مرکزی بورڈ کو ان کی اہم رائے حاصل ہوتی ہے۔اجتماعی دانش، مہارت اور خیالات کا عمدہ امتزاج اسٹیٹ بینک کے طویل مدتی مقاصد کے حوالے سے بے حد اہمیت کا حامل ہے۔مرکزی بورڈ کے ڈائریکٹرز کی مدت عہدہ تین سال ہوتی ہے اور وہ اپنی مدت کی تکمیل پر دوبارہ نامزدگی کے اہل بھی ہوتے ہیں۔

مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کو بینک کی اعلیٰ ترین فیصلہ ساز اتھارٹی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔فیصلے حاضر ارکان کی ووٹنگ سے اکثریت کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں تاہم مساوی ووٹوں کی صورت میں گورنر کو بھی اپنا ووٹ استعمال کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔مالی سال 09-2008ء کے دوران مرکزی بورڈ کے گیارہ اجلاس منعقد ہوئے جن میں معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ، زری پالیسی بیانات، مالی استحکام کا جائزہ، بینکاری نظام کا جائزہ، سالانہ کارکردگی جائزہ، اسٹیٹ بینک اور اس کے ذیلی اداروں کے مالی حسابات، سالانہ بجٹ، کارپوریٹ نظم ونسق اور انسانی وسائل کی پالیسیوں کی منظوری دی گئی۔فیصلوں کی فہرست ضمیمہ ب1 کے ساتھ منسلک کی گئی ہے۔

مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران

سید سلیم رضا، گورنر چیئرمین

جناب سلمان صدیق[1]

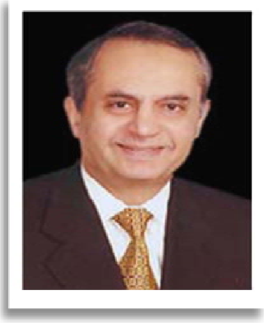

جناب عبدالرزاق داؤد

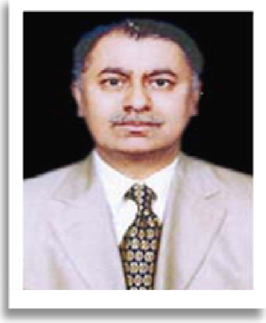

جناب محسن عزیز

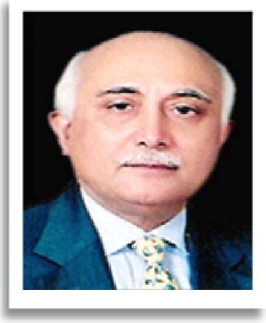

جناب کامران وائی مرزا

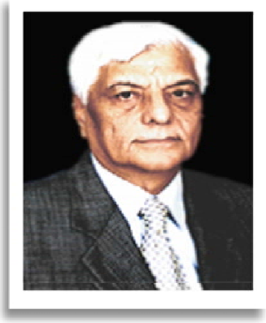

جناب افتخار اے اللہ والا

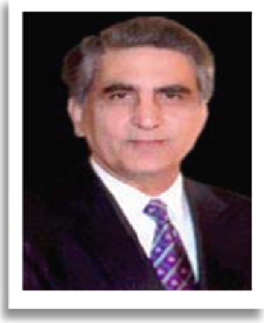

جناب ظفر اے خان

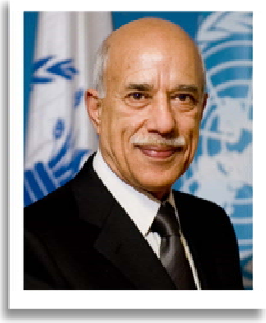

جناب مرزا قمر بیگ[2]

جناب طارق سعید سہگل

گورنر

صدر مملکت کو اسٹیٹ بینک کے گورنر کی تقرری کا اختیار حاصل ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک کی مدت عہدہ تین سال ہوتی ہے جبکہ وہ دوسری مدت کے لیے بھی منتخب ہو سکتے ہیں۔ موجودہ گورنر سید سلیم رضا نے ڈاکٹر شمشاد اختر کی مدت مکمل ہونے پر 2 جنوری 2009ء کو اپنے عہدے کا چارج سنبھالا۔ سبکدوش ہونے والی گورنر نے مرکزی بورڈ کو ترقی و کارکردگی رپورٹ (جنوری 2006ء تا دسمبر 2008ء) پیش کی۔

[1] جناب سلمان صدیق کا تقرر ڈاکٹر وقار مسعود اور جناب فرخ قیوم کی سبکدوشی کے بعد کیا گیا۔ دونوں نے بالترتیب 2 فروری 2009ء اور 31 اگست 2009ء تک سیکریٹری خزانہ کے فرائض انجام دیے تھے۔

[2] مرزا قمر بیگ کو 27 مئی 2009ء کو سردار علی محمد جوگیزئی کی جگہ پر اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔

کارپوریٹ سیکریٹری

کارپوریٹ سیکریٹری مرکزی بورڈ کے اجلاس منعقد کراتا ہے اور تمام ڈائریکٹروں کو اجلاس سے قبل جائزے کے لیے بروقت معلومات فراہم کرنا بھی اسی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کارپوریٹ سیکریٹری اہم مباحث کا ریکارڈ رکھتا ہے اور فیصلوں کے نفاذ کے بارے میں بورڈ کو مطلع رکھتا ہے۔

کارپوریٹ سیکریٹری پارلیمانی اور دیگر سوالات کے حوالے سے وفاقی حکومت سے رابطہ رکھتا ہے۔ وہ بورڈ کی کمیٹیوں کو بھی اپنی خدمات فراہم کرتا ہے اور بینک کے بزنس پلان پر تعاون سمیت ادارے میں گڈ گورننس برقرار رکھنے کے لیے گورنر کی معاونت کرتا ہے۔

مرکزی بورڈ کی کمیٹیاں

مرکزی بورڈ اپنی کمیٹیوں کے ذریعے بینک میں فرائض کی انجام دہی کی نگرانی کا کام انجام دیتا ہے۔ ان کمیٹیوں میں مرکزی بورڈ کے ارکان اور انتظامیہ کے نمائندے شامل ہوتے ہیں جبکہ ضرورت کے تحت آزاد ماہرین کی رائے بھی لی جاتی ہے۔ مذکورہ کمیٹیوں کے فرائض اور اجزائے ترکیبی کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

کمیٹی برائے آڈٹ

یہ کمیٹی اسٹیٹ بینک کے مالی حسابات، آڈیٹنگ، اکاؤنٹنگ، رپورٹنگ، اندرونی کنٹرول کے نظاموں، نظم ونسق، کاروباری امور کی انجام دہی اور ان کے طرزِ عمل کا جائزہ لینے میں مرکزی بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔

یہ کمیٹی ووٹ کا حق رکھنے والے تین ارکان پر مشتمل ہوتی ہے، جن میں مرکزی بورڈ کے دو ڈائریکٹرز اور گورنر کی جانب سے نامزد کردہ ایک آزاد، متعلقہ اہلیت اور اچھی شہرت کے حامل اکاؤنٹنگ کے ماہر کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ شعبہ اندرونی آڈٹ وعملدرآمد کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہوتا جبکہ کارپوریٹ سیکریٹری، اس کمیٹی کے سیکریٹری کی حیثیت سے فرائض انجام دیتا ہے۔ سال کے دوران کمیٹی کے 11 اجلاس منعقد ہوئے اور اس کے ارکان کے نام ذیل میں دیے گئے ہیں۔

جناب کامران وائی مرزا	چیئرمین
جناب افتخار اے اللہ والا	رکن
سید محمد شبر زیدی	رکن (آزاد اکاؤنٹنگ ماہر)
ای ڈی، شعبہ اندرونی آڈٹ وعملدرآمد	(ووٹ کا حق حاصل نہیں)

کمیٹی برائے سرمایہ کاری

یہ کمیٹی زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام چلانے میں مرکزی بورڈ کی اعانت کرتی ہے۔ اس کمیٹی کو زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام چلانے سے متعلق سرمایہ کاری اور زرمبادلہ کے لیے پالیسی و حکمت عملی کے متعلق سفارشات تیار کرنے اور ذخائر کی سرمایہ کاری کے لیے عملی ہدایات کی منظوری کا اختیار حاصل ہے۔ کمیٹی مرکزی بینک کے اندر اور باہر ذخائر کی صورتحال کا جائزہ لیتی ہے جبکہ اثاثہ جاتی منتظمین، نگرانوں اور سرمایہ کاری مشیروں کی تقرری کے ساتھ ساتھ ایسے بڑے خطرات برداشت کرنے کے متعلق پالیسی کی بھی منظوری دیتی ہے جن پر بینک سرمایہ کاری کرتے وقت عملدرآمد کرتا ہے۔ اس طرح کمیٹی سالانہ بنیادوں پر منظور شدہ سرمایہ کاری پالیسی کی موزونیت، اس کے نشانیوں اور رہنما ہدایات کا جائزہ بھی لیتی ہے۔

اس کمیٹی کے چیئرمین سیکریٹری خزانہ ہیں جبکہ اس میں مرکزی بورڈ کے دو دیگر ارکان، ایگزیکٹو ڈائریکٹر مالی بازار وانتظام ذخائر (ایف ایم آر ایم) اور ڈائریکٹر عالمی بازار وسرمایہ کاری (آئی ایم آئی ڈی) شامل ہوتے ہیں۔ اس کمیٹی کا اجلاس دو بار منعقد ہوا۔ اس کے اجزائے ترکیبی کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

سیکریٹری خزانہ	چیئرمین
جناب عبدالرزاق داؤد	رکن[3]
جناب افتخار اے اللہ والا	رکن
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایم آر ایم)	رکن
ڈائریکٹر (آئی ایم آئی ڈی)	رکن

کمیٹی برائے زری و قرضہ پالیسیاں

یہ کمیٹی زری و قرضہ پالیسیوں کا جائزہ لینے میں مرکزی بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ یہ کمیٹی مرکزی بورڈ کی منظوری سے قبل زری پالیسی بیانات کا جائزہ لیتی ہے۔

یہ کمیٹی چیئرمین سمیت مرکزی بورڈ کے تین ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔ اقتصادی مشیر اور ڈائریکٹر شعبہ زری پالیسی اس کے ارکان میں شامل ہیں جبکہ کارپوریٹ سیکریٹری اس کمیٹی کے سیکریٹری کے فرائض انجام دیتا ہے۔ اس کمیٹی کا اجلاس سال میں تین بار منعقد ہوا۔

جناب عبدالرزاق داؤد	چیئرمین[4]
جناب افتخار اے اللہ والا	رکن
جناب کامران وائی مرزا	رکن
اقتصادی مشیر	رکن
ڈائریکٹر شعبہ زری پالیسی	رکن

مرکزی بورڈ نے 21 مئی 2009ء کو ہونے والے اجلاس میں کمیٹی کو توسیع دینے کی منظوری دیتے ہوئے اس میں دو بیرونی معاشی ماہرین کو بھی شامل کیا ہے۔ 20 اگست 2009ء کو جناب عبدالرزاق داؤد کی ریٹائرمنٹ کے بعد مرزا قمر بیگ کو کمیٹی کا چیئرمین نامزد کیا گیا ہے۔ مرکزی بورڈ کے سبکدوش ہونے والے رکن جناب افتخار اے اللہ والا کی جگہ 25 جولائی 2009ء کو جناب طارق سعید سہگل کو رکن نامزد کیا گیا۔

کمیٹی برائے انسانی وسائل

یہ کمیٹی بینک کے انسانی وسائل کا انتظام چلانے میں مرکزی بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ یہ کمیٹی انسانی وسائل کی پالیسیوں پر نظر ثانی، ترمیم یا تشریح کے متعلق مرکزی بورڈ کی منظوری کے لیے دی جانے والی تجاویز کا جائزہ لینے کے بعد ان کے متعلق اپنی سفارشات مرکزی بورڈ کو پیش کرتی ہے۔

کمیٹی میں اس کے چیئرمین سمیت مرکزی بورڈ کے تین ارکان شامل ہوتے ہیں۔ ڈپٹی گورنر کارپوریٹ سروسز (سی ایس) اس کے رکن جبکہ کارپوریٹ سیکریٹری اس کمیٹی کے سیکریٹری ہیں۔ اس کمیٹی کا اجلاس سات بار منعقد ہوا اور اس کے ارکان یہ ہیں:

[3] جناب عبدالرزاق داؤد 20 اگست 2009ء کو ریٹائر ہوئے۔
[4] جناب عبدالرزاق داؤد 20 اگست 2009ء کو ریٹائر ہوئے۔

جناب ظفر اے خان	چیئر مین
سیکریٹری خزانہ	رکن
جناب کامران وائی مرزا	رکن
ڈپٹی گورنر (سی ایس)	رکن

کمیٹی برائے تعمیراتی منصوبہ جات

یہ کمیٹی بینک کی عمارتوں کے لیے تعمیراتی فنڈز کی منظوری، ان کی مرمت اور منقولہ وغیر منقولہ اثاثوں کی تحویل/فروخت کے بارے میں معاملات کے متعلق ذمہ داریوں میں بورڈ کی مدد کرتی ہے۔ اس کمیٹی کے چیئر مین سمیت اس میں مرکزی بورڈ کے دو ارکان شامل ہیں۔ ڈپٹی گورنر (سی ایس)، مینیجنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی اور ڈائریکٹر انجینیئرنگ ایس بی پی بی ایس سی اس کے ارکان ہیں۔ کارپوریٹ سیکریٹری اس کمیٹی کے سیکریٹری کی حیثیت میں فرائض انجام دیتے ہیں۔ اس کمیٹی کا اجلاس پانچ مرتبہ منعقد ہوا اور اس کے ارکان کے ناموں کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

جناب محسن عزیز	چیئر مین
جناب افتخار اے اللہ والا	رکن[5]
ڈپٹی گورنر (سی ایس)	رکن
مینیجنگ ڈائریکٹر (ایس بی پی۔ بی ایس سی)	رکن
ڈائریکٹر انجینیئرنگ	رکن

کمیٹی برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی

مرکزی بورڈ نے 25 جولائی 2009ء کو منعقد ہونے والے اجلاس میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا جو اطلاعاتی نظاموں اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں بورڈ کی اعانت کرے گی۔ کمیٹی میں اس کے چیئر مین سمیت مرکزی بورڈ کے دو ارکان شامل ہیں جبکہ ضرورت پڑنے پر اس میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ایک بیرونی ماہر اور انتظامیہ کے ووٹ کا حق نہ رکھنے والے رکن کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ کمیٹی کے ارکان کی تعداد کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

جناب افتخار اے اللہ والا	چیئر مین
جناب محسن عزیز	رکن

انتظامی ڈھانچہ

گورنر کو چیف ایگزیکٹو آفیسر کی حیثیت حاصل ہوتی ہے جو کہ مرکزی بورڈ کی طرف سے بینک کے روزمرہ امور انجام دیتا ہے۔ گورنر کے پاس مرکزی بورڈ میں زیر غور آنے والے خصوصی معاملات کے علاوہ بینک کے کاروباری امور کی انجام دہی، فرائض کی نگرانی اور دیگر امور کا انتظام چلانے کا اختیار ہوتا ہے۔ مرکزی بینک کے امور کی انجام دہی میں گورنر کی اعانت دو ڈپٹی گورنرز اور ایگزیکٹو ڈائریکٹرز و اقتصادی مشیر کرتے ہیں۔ گورنر نے اسٹیٹ بینک کی تنظیمی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے جسے بینک کی تنظیمی ساخت اور انسانی وسائل کی اہم پالیسیوں کا جائزہ لینے کا کام سونپا گیا ہے۔

---

[5] جناب افتخار اے اللہ والا کو سردار علی محمد جوگیزئی کی جگہ پر 25 جولائی 2009ء کو رکن منتخب کیا گیا۔

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم (سی ایم ٹی) ادارہ جاتی سطح پر کام کے معیار کو متاثر کرنے والے اہم آپریشنل امور پر مباحث اور فیصلوں کا بنیادی فورم ہے۔ سی ایم ٹی کا سربراہ گورنر ہے اور یہ ڈپٹی گورنرز، ایگزیکٹو ڈائریکٹرز، اقتصادی مشیر، ایم ڈی ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن، شعبہ انسانی وسائل کے سربراہ اور کارپوریٹ سیکریٹری پر مشتمل ہے۔

دیگر اہم کمیٹیاں

ذیل میں دی گئی انتظامی کمیٹیاں فیصلہ سازی اور متعدد پالیسیوں کی تشکیل میں گورنر کی معاونت کرتی ہیں۔

1۔ زری پالیسی کمیٹی
2۔ بینکاری پالیسی کمیٹی
3۔ بی سی پی کمیٹی
4۔ سرمایہ کاری کمیٹی
5۔ انسانی وسائل ٹاسک فورس
6۔ انٹرپرائز انتظام خطر کمیٹی

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم

سید سلیم رضا، گورنر

نائب گورنر جناب یاسین انور (بی ایس اور سی ایس)

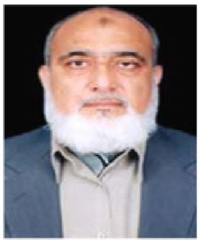

نائب گورنر جناب کامران شہزاد[6] (بی پی آر اور ڈی ایف)

جناب ریاض ریاض الدین
(اقتصادی مشیر)

جناب جمیل احمد[7]، ایگزیکٹو ڈائریکٹر
(بی پی آر اور ڈی ایف)

جناب آفتاب مصطفیٰ خان
کارپوریٹ سیکریٹری

جناب عامر عزیز، ایگزیکٹو ڈائریکٹر
(بی ایس اور ایچ آر)

جناب اسد قریشی، ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایم آر ایم)

جناب سید وسیم الدین[8] (ترجمان اعلیٰ)

جناب ظفر اقبال، سربراہ (ایچ آر)

[6] جناب کامران شہزاد کو ڈپٹی گورنر منصور الرحمان کی مدت عہدہ مکمل ہونے پر مارچ 2009ء میں ڈپٹی گورنر مقرر کیا گیا۔

[7] جناب جمیل احمد ای ڈی (بی پی آر و ڈی ایف) جولائی 2009ء سے ایس اے ایم اے میں ڈیپوٹیشن پر ہیں۔

[8] ترجمان اعلیٰ سید وسیم الدین کو اپریل 2009ء میں سی ایم ٹی کا رکن منتخب کیا گیا۔

[9] شعبہ انسانی وسائل کے سربراہ جناب ظفر اقبال کو ڈائریکٹر ایچ آر ڈی احسن کمال کے بطور ڈائریکٹر شعبہ تربیت وترقی میں تبادلے کے بعد جون 2009ء میں سی ایم ٹی کی رکنیت دی گئی۔

اسٹیٹ بینک کے ذیلی ادارے

اسٹیٹ بینک کے دو ذیلی ادارے ہیں: اسٹیٹ بینک آف پاکستان بینکنگ سروسز کارپوریشن اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بزنس اینڈ فنانس (نباف)۔ یہ دونوں ادارے اسٹیٹ بینک کی ملکیت ہیں۔ ایس بی پی بی ایس سی کی ذمہ داری کرنسی و قرضوں کا انتظام، بین البینک چکتائی کے نظام میں سہولت دینا، حکومت کے بچت وثیقہ جات کا لین دین، حکومت کی طرف سے محصولات جمع کرنا اور ادائیگیاں کرنا اور ترقیاتی مالیات، قرضوں و زرمبادلہ کے انتظام سے متعلق آپریشنل امور کی انجام دہی ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی بورڈ اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کے تمام اراکین اور مینیجنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی پر مشتمل ہوتا ہے۔ نباف ایک تربیتی ادارہ ہے جس کی ذمہ داری تربیتی پروگرام تشکیل دینا، انہیں بہتر بنانا اور انہیں پرکھنا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا گورنر دونوں ذیلی اداروں کے بورڈز کا چیئرپرسن ہوتا ہے۔